

۲۰ جُمادی الاخریٰ ۱۴۴۷ھ / 12 دسمبر 2025ء

عِزّوناز ِخلافت

پہ لاکھوں سلام

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری گیٹ لاہور

گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com یا QR code سکین کریں:

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان Join our channel
مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان Follow our Acount
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪

وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ...[النور 55:24]

دُشمنانِ اسلام نے ہمیشہ حق کا راستہ روکنے کی کوشش کی۔ خاص طور پر اُنھوں نے یہ گمان کر رکھا تھا اور انتظار میں تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ دُنیا سے تشریف لے جائیں گے تو دینِ اسلام ختم ہو جائے گا، پھر اِس کا پیغام مزید عام کرنے والا اور آپ ﷺ کے مشن کو جاری رکھنے والا کوئی نہیں ہو گا... مگر اُن کا یہ بُرا گمان نہ پہلے پورا ہوا اور نہ ہی اِن شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک پورا ہو گا؛ کیونکہ اسلام کو سربلند رکھنے کا وعدہ ربِّ ذوالجلال نے فرمایا ہے، وہ اپنے وعدے کو پورا کرنا جانتا بھی ہے اور اِس پر قادر بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے وِصالِ نَبوی کے بعد اسلام کو غالب کرنے کا انتظام یوں فرمایا کہ اپنے حبیب ﷺ کی صحابیت کے لیے کائنات کے بہترین افراد منتخب کیے، پھر آپ ﷺ کی تربیت میں اُنھیں ظاہری و باطنی کمال تک پہنچایا... خصوصاً خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کو فیضانِ نبوی سے وافر حصہ عطا کیا؛ تاکہ وہ رسولِ کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کے سچے جانشین بن کر آپ کا مشن جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ کی اِس حکمتِ کاملہ کا اظہار ہی تو ہے کہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے حضورِ اقدس ﷺ کی نیابت و خلافت کا حق ادا کرتے ہوئے اسلام کا پیغام دُنیا کے کونے کونے میں پہنچایا اور غلبۂ دین کا خُدائی وعدہ اِنھیں مقدس ہستیوں کے ذریعے پورا ہوا۔

منصبِ خلافت پر فائز ہونے والوں میں پہلا نمبر یارِ غار و مزار سیّدنا ابو بکر صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ آپ کو سب سے زیادہ مشکلات کا سامنا تھا، مگر رحمتِ الٰہی سے آپ استقامت کا سب سے بڑا پہاڑ ثابت ہوئے۔

جب رسول اللہ ﷺ اپنے مزارِ عالی میں رَونق افروز ہوئے تو صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی کیفیت ناقابلِ بیان تھی، دوسری طرف فتنوں کا طوفان اُمڈ آیا، ساتھ ہی ریاستِ مدینہ کی سرحدوں کو وسیع کرنے کے تقاضے بھی درپیش تھے۔ اِن حالات میں خلیفۂ بلا فصل سیدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو بھی سنبھالا... فقط اڑھائی سال کے مختصر وقت میں تمام فتنوں کا بھی صفایا کر دیا... اور عالَمی طاقتوں کو زیر کرنے کے لیے فتوحات کا سلسلہ بھی شروع فرما دیا۔

آپ رضی اللہ عنہ صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ شانِ خلافت و نازِ خلافت ہیں۔ جہاں آپ کے لیے یہ اِعزاز کی بات ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے پہلے خلیفہ و جانشین ہیں... وہاں منصبِ خلافت کو بھی ناز ہے کہ اُسے سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا جاں نِثار، وفا شعار، صاحبِ تدبیر اور پیکرِ استقامت مسند نشین میسّر ہوا۔

یومِ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی مناسبت سے خطبہ میں آپ کی خلافت سے متعلق کچھ باتوں کا تذکرہ کیا جائے گا، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

خلافتِ راشدہ کا تعارف

"خِلافت" عربی زبان کا لفظ ہے، جس کا معنیٰ ہے: نیابت / جانشینی۔ "خلیفہ" اُس شخص کو کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کا قائم مقام / نائب بن کر دُنیا بھر میں بسنے والے مسلمانوں کے دینی ودُنیاوی اُمور کو سنبھالے۔ "راشدہ" کا معنیٰ ہے: رُشد وہدایت والی۔ یوں ہی ایک لفظ "خِلَافَت علیٰ مِنْهاجِ النُّبُوَّہ" بولا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے: نبیِ کریم ﷺ کے طریقے اور نظام کے عین مطابق جانشینی۔

وصالِ عالی کے بعد اب تک بہت سارے ایسے افراد نے خلافت کا منصب سنبھالا جو اُس کے تقاضے پورے نہیں کر سکے، جب کہ کچھ ایسے خوش نصیب حضرات بھی جانشین ہوئے ہیں جنھوں نے مسندِ خلافت کا حق ادا کیا۔ اِنھوں نے ریاست کے تمام ظاہری معاملات کو بھی جانِ عالَم ﷺ کے عطا کردہ نظام کے عین مطابق چلایا اور آپ ﷺ کا رُوحانی فیض بھی جھولیاں بھر بھر کے عطا کیا۔ اِن کی بیعت حقیقت میں رسول اللہ ﷺ کی بیعت تھی۔ اِس خلافت کو "خلافتِ راشدہ" اور "خلافت علیٰ منہاجِ النبوّۃ" کہا جاتا ہے اور اِس انداز میں خلافت وجانشینی کرنے والوں کو "خلفائے راشدین" کہا جاتا ہے۔ اُمّتی کے حق میں اِس سے بڑا لقب اور اِعزاز کوئی نہیں۔

نبیِ کریم ﷺ جو ہو چکا ہے اُسے بھی جانتے ہیں اور جو ہو گا اُس کی بھی خبر رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی ظاہری حیاتِ طیّبہ میں ہی یہ فرمادیا تھا کہ میرے بعد ریاست سنبھالنے والوں کی خلافت منہاجِ نبوّت پر / خلافتِ راشدہ ہو گی،[1] یہ عدد بھی بیان فرمادیا تھا کہ اتنے سالوں تک خلافتِ راشدہ رہے گی اور یہ بھی بتادیا تھا کہ بعد میں کثرت سے خلفا ہوں گے۔[2]

سیدنا سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ غیب دان ﷺ نے فرمایا: خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ يُؤْتِي اللهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَّشَاءُ۔ یعنی "خلافتِ راشدہ / نظامِ نبوی کے عین مطابق خلافت تیس سال تک رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بادشاہی دے گا (آہستہ آہستہ ریاست میں بادشاہی کا رنگ آنا شروع ہو جائے گا)۔"

(سننِ ابوداؤد، حدیث: 4647۔ جامع ترمذی، حدیث: 2226۔ صحیح ابنِ حبان، حدیث: 6657، حسن صحیح)

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تقریباً دو سال اور تین ماہ تک مسندِ خلافت کو عزت عطا کی..... پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دس سال اور چھ ماہ تک خلیفہ رہے... خلافتِ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ چند دن کم بارہ سال ہوئی اور شیرِ خدا سیدنا علی مرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ کی خلافت چار سال اور نو ماہ رہی.. آخر میں سِبطِ مصطفیٰ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ تقریباً چھ ماہ خلیفہ رہے۔ یوں خلافتِ راشدہ کے تیس سال مکمل ہو گئے۔

---

[1] عَنْ سَيِّدِنَا حُذَيْفَةَ مَرْفُوْعًا: تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَّرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُوْنَ... (مسند الإمام أحمد، رقم: 18406۔ قال الهيثمي في مجمع الزوائد (رقم: 8958): رجاله ثقات)

[2] عَنْ سَيِّدِنَا أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا: وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ... (صحیح بخاری، حدیث: 3455)

اشاراتِ خلافتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ یارِ غار و مزار سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پہلے اور سچے خلیفہ ہیں۔ آپ کو اجماع و اتفاق کے ساتھ اُن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خلیفہ منتخب کیا جو انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد سب سے بلند مقام والے ہیں۔ اگر اور کوئی بات نہ بھی ہوتی تو فقط اُن ہستیوں کا انتخاب ہی ایسی پختہ دلیل ہے جس کا انکار کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا.. لیکن قرآن و سنّت کے مطالعہ سے یہ جان کر ایمان مزید تازہ ہو جاتا ہے کہ وصالِ نبوی سے پہلے ہی ربِّ کریم نے بھی متعدد آیاتِ قرآنیہ میں آپ کی خلافت کا اشارہ فرما دیا تھا اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے بھی کئی مرتبہ تنبیہ فرمادی تھی کہ میرا پہلا جانشین ابو بکر ہو گا۔

چند آیات و احادیث کے تذکرہ سے دلوں کو منوّر کرنے کی کوشش کرتے ہیں!

وعدۂ خلافت: باری تعالیٰ نے فرمایا: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ... "تم میں سے ایمان والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں سے اللہ نے وعدہ کیا":

1) لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ... "ضرور بالضرور (اللہ کریم) اُنھیں زمین میں خلافت عطا فرمائے گا جس طرح سے اُن سے پہلوں کو خلافت عطا کی تھی۔۔۔"

2) وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ... "یقیناً یقیناً (ربّ تعالیٰ) اُن کے لیے اُن کے اُس دین کو مستحکم و مضبوط فرمادے گا جو ربّ نے اُن کے لیے پسند فرمایا ہے (دینِ اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمادے گا)۔۔۔"

3) وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا... "اور بلاشبہ ضرور اُن کے پہلے خوف کو امن میں تبدیل فرمادے گا۔" [النور 24:55]

ربِّ کریم نے اِس آیت میں خلافت، دین کے غلبہ اور امن کا وعدہ فرمایا۔ ساری دُنیا جانتی ہے کہ منصبِ خلافت کو کن ہستیوں نے زینت بخشی... پوری دُنیا پر اسلام کا جھنڈا کس نے لہرایا... عالمی طاقتیں (Superpowers) کن کے اَدوار میں ڈھیر ہوئیں... اور کن کا حُسنِ انتظام تھا کہ مسلمانوں کو اپنے خالقِ کریم کے علاوہ کسی بھی طاقت کا ڈر خوف نہیں رہا... یہ سب وعدے سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت میں پورے ہوئے اور آیتِ کریمہ میں اُنہی کی خلافت کا اشارہ ہے۔

حکمِ اطاعت: متعدد مواقع پر سرورِ عالَم ﷺ نے اپنے بعد سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اِطاعت کرنے اور اُن کے پاس حاضر ہونے کا حکم دیا۔ سیدنا جُبَیر بن مُطعِم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک خاتون اپنے کسی کام کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی تو آپ نے اُسے دوبارہ آنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ وہ کہنے لگی: یارسول اللہ، صلّی اللہ علیک وسلّم! اگر مَیں دوبارہ آؤں اور آپ کی زیارت نہ کر سکوں (تو کیا حکم ہے)؟ گویا وہ وصالِ اقدس کی بات کر رہی تھی۔ سیدِ کونین ﷺ نے فرمایا: إِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ أَبَابَكْرٍ۔ "اگر تُو مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس حاضر ہو جانا!" (صحیح بخاری، حدیث: 3659)

انکارِ غیر: بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو بھی خلیفہ مقرر نہیں کیا؛ لہٰذا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خلیفہ ہونا قطعی اور یقینی بات نہیں، بلکہ کچھ بدنصیب یہ تاثّر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ سرورِ عالَم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے خلافت کا پروانہ لکھوانا چاہتے تھے، مگر اِس کا موقع نہیں دیا گیا۔ یہ سب دُشمنانِ دین اور گستاخانِ صحابہ کی سازش ہے۔

حقیقت کا اندازہ اُمّ المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کردہ حدیثِ صحیح سے کیجیے! رسول اللہ ﷺ نے مرضِ وصال میں آپ کو فرمایا: اُدْعِيْ لِيْ أَبَابَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ، حَتّٰى أَكْتُبَ كِتَابًا، فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَّيَقُوْلَ قَائِلٌ: أَنَا أَوْلٰى۔ یعنی "میرے پاس اپنے والدِ گرامی ابو بکر اور اپنے بھائی (عبد الرحمٰن) کو بلاؤ؛ تاکہ مَیں ایک تحریر (خلافت نامہ) لکھوا دوں؛ مجھے اندیشہ ہے کہ بعد میں کوئی آرزو کرنے والا تمنّا کرے گا یا کہنے والا کہے گا: مَیں (خلافت کا) زیادہ حق دار ہوں۔"

پھر رسول اللہ ﷺ نے تحریر نہیں لکھوائی اور وجہ یہ ارشاد فرمائی: وَيَأْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ إِلَّا أَبَابَكْرٍ۔ یعنی "ابو بکر کے سوا کسی کی خلافت کو اللہ تعالیٰ بھی قبول نہیں کرے گا اور مسلمان بھی کسی اور کو خلیفہ نہیں بنائیں گے۔" (صحیح مسلم:2387۔ صحیح بخاری:7217)

یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے کہ بعد میں صحابۂ کرام نے اُسی ہستی کو خلیفہ بنایا جس کے لیے آپ خلافت نامہ لکھوانا چاہتے تھے۔

اِمارتِ حجّ: ہجرت کے آٹھویں سال رمضان المبارک میں مکّہ مکرّمہ فتح ہوا۔ اگلے سال 9ھ کو رسول اللہ ﷺ نے ذوالقعدہ میں مدینہ منوّرہ سے تقریباً 300 افراد کا قافلہ حجِ بیت اللہ کے لیے روانہ فرمایا۔ ریاستِ مدینہ کے تحت ہونے والے اِس پہلے حج میں آپ ﷺ خود جلوہ افروز نہیں ہو سکے، چنانچہ آپ ﷺ نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی نیابت میں "امیرِ حج" مقرر کیا۔ اِسی سال سیدنا علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے بھی حج کیا اور لوگوں کو حضورِ اقدس ﷺ کا پیغام پہنچایا، مگر انتظامِ حج میں حضور ﷺ کے جانشین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے۔[1]

یہ کتنا واضح اشارہ تھا کہ میرے وِصال کے بعد بھی میرا جانشین و خلیفہ وہی ہو گا جسے اب مَیں نے اپنا نائب بنایا ہے!

امامتِ نماز: ربیع الاول 11ھ کے ابتدائی ایام میں جب رسول اللہ ﷺ کی علالتِ مبارکہ بڑھی تو آپ نے جمعہ شریف کو نمازِ عشا کے وقت حکم فرمایا: مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔ "ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں!" آپ ﷺ کی خدمت میں کئی بار عرض کی گئی: وہ بہت نرم دل ہیں، اُنھوں نے آپ کو مصلّائے امامت پر نہ دیکھا تو اُن کے آنسو نہیں رُکیں گے، اُن کے لیے تلاوت کرنا بھی مشکل ہو جائے گا؛ لہٰذا کسی اور کو امامت کا حکم دے دیجیے! مگر آپ ﷺ نے ہر بار یہی فرمایا: مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔ "ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں!" (صحیح بخاری، حدیث:712)

---

[1] أَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مُنْصَرَفَهُ مِنْ تَبُوْكَ بَقِيَّةَ رَمَضَانَ وَشَوَّالًا وَذَا الْقَعْدَةِ، ثُمَّ بَعَثَ أَبَابَكْرٍ أَمِيْرًا عَلَى الْحَجِّ فِيْ سَنَةِ تِسْعٍ، لِيُقِيْمَ لِلْمُسْلِمِيْنَ حَجَّهُمْ۔ (دلائل النبوّۃ للبیہقی، ج:5، ص:293۔ السیرۃ النبویّۃ لابن ہشام، ج:2، ص:543)

چنانچہ ایک رائے کے مطابق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ شب جمعہ (جمعرات) کی نمازِ عشا سے پیر کی نمازِ فجر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں سترہ نمازوں کی امامت کرواتے رہے[1] اور مولی المسلمین سمیت تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پیچھے کھڑے ہوتے تھے۔

یہ خلافتِ صدیقی کا ایسا واضح اِشارہ تھا کہ خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میری موجودگی میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز کے لیے اپنا جانشین بنایا تھا؛ لہٰذا ہم نے ریاستی اُمور کے لیے بھی اُنھیں ہی خلیفہ منتخب کر لیا۔[2]

بقائے خوخہ: جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھر مسجدِ نبوی کے قریب تھے اُنھوں نے اپنے اپنے گھروں کے سامنے والی جانب مسجدِ نبوی کی دیواروں میں اور ایک قول کے مطابق اپنے گھروں کی دیواروں میں روشن دان نما چھوٹے چھوٹے دروازے بنا رکھے تھے؛ تاکہ رُخِ انور کی زیارت اور مسجدِ اطہر کی حاضری میں آسانی رہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مرضِ وصال میں ہمیں زیارت کا شرف عطا فرمایا، تکلیف کے سبب آپ نے سرِ انور پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ منبرِ پُرنور پر جلوہ افروز ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر ارشاد فرمایا:

⇐ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ۔ ”اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ مجھ پر اپنی جان اور اپنے مال میں سب سے زیادہ احسان کرنے والا ابو بکر بن ابی قُحافہ ہے (اپنی جان بھی سب سے زیادہ ابو بکر نے ہی نچھاور کی ہے اور اپنا مال بھی سب سے بڑھ کر ابو بکر نے ہی قربان کیا ہے)۔“

⇐ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيلًا، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ۔ یعنی ”اگر مَیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو گہرا دوست بناتا تو یہ شرف ابو بکر کو دیتا (ابو بکر اِس قابل ہے کہ مَیں اُسے اپنا گہرا دوست بناؤں، مگر میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی معرفت و محبّت اِس قدر ہے کہ مخلوق کے ساتھ دل لگانے کی گنجائش ہی نہیں)، لیکن ایمانی تعلق خوب ہے۔“

⇐ سُدُّوْا عَنِّيْ كُلَّ خَوْخَةٍ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِيْ بَكْرٍ۔ یعنی ”مسجدِ نبوی میں ابو بکر کی کھڑکی / چھوٹے دروازے کے علاوہ سب کھڑکیاں بند کر دو!“ (صحیح بخاری، حدیث:467)

یہ خلافت کا واضح اشارہ تھا اور مسجدِ نبوی کی ترکی تعمیر میں اِس خَوخہ کی نشانی باب السلام کی شُمالی جانب اب بھی موجود ہے۔

اِنہی واضح اور صریح نصوص کی وجہ سے اکابر نے لکھا کہ جو بدنصیب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا خلیفہ نہ مانے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ (حوالہ جات کے لیے ملاحظہ کیجیے: فتاوٰی رضویہ، ج:14، ص:250 تا 257)

---

[1] صَلّٰى أَبُوْبَكْرٍ بِالنَّاسِ سَبْعَ عَشْرَةَ صَلَاةً۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی: 197/7۔ الطبقات الکبرٰی: 172/2۔ مرقاۃ المفاتیح، تحت:1140)

[2] قَالَ عَلِيٌّ لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ نَظَرْنَا فِيْ أَمْرِنَا، فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ قَدْ قَدَّمَ أَبَابَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ، فَرَضِيْنَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِدِيْنِنَا، فَقَدَّمْنَا أَبَابَكْرٍ۔ (الطبقات الکبرٰی لابن سعد، ج:3، ص:136۔ مسند الشافعی، ج:1، ص:113، دار الکتب العلمیۃ)

حُسنِ خلافت علیٰ منہاجِ النبوّہ

اِس بات کا تذکرہ ہو چکا کہ خلافتِ راشدہ / خلافت علیٰ منہاجِ النبوّہ کا مطلب ہے کہ نبیِ کریم ﷺ کے عطا کردہ نظام اور احکام کے عین مطابق آپ کا جانشین ہونا۔ بلاشبہ سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی خلافت ایسی ہی تھی۔ آپ نے اپنے دَورِ خلافت میں جس انداز سے رسولِ مکرم ﷺ کے احکام کو پورا کیا، اُس پر غور کرنے سے عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ مثلاً:

❖ آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے خطبہ میں یہ تاریخی کلمات بھی ارشاد فرمائے: أَطِيعُونِي مَا أَطَعْتُ اللهَ وَرَسُولَهُ، فَإِذَا عَصَيْتُ اللهَ وَرَسُولَهُ فَلَا طَاعَةَ لِي عَلَيْكُمْ ۔ جب تک میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی اِطاعت پر قائم رہوں تم میرا حکم ماننا اور اگر (بالفرض) مَیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولِ مکرم ﷺ کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اِطاعت لازم نہیں۔

(السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، قال ابن کثیر: وھذا إسناد صحیح، ج:4، ص:493، دار المعرفۃ)

❖ مشکل ترین حالات کے باوُجود آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے جاری کردہ احکام میں ذرّہ بھر تبدیلی نہیں کی، بلکہ جیسے فرمانِ نبوی تھا مِن و عَن ویسے ہی اُسے پورا کیا۔ سیدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ کا فوجی دستہ حضورِ اقدس ﷺ نے روانہ فرمایا تھا، خلیفۃ الرسول کو کئی بار عرض کی گئی کہ حالات کے پیشِ نظر اُسے واپس بلا لیں، مگر آپ نے فرمایا: وہ لشکر حضور نے روانہ فرمایا ہے، مَیں اُسے واپس نہیں بلا سکتا۔

❖ رسولِ کریم ﷺ نے اگر کسی سے کوئی وعدہ کیا اور حیاتِ ظاہری میں اُسے پورا کرنے کے اسباب میسّر نہ ہوئے تو خلیفۂ بلا فصل رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس ﷺ کے نائب کی حیثیت سے اُس وعدہ کو پورا کیا۔

❖ نبیِ کریم ﷺ نے بیت المال کا جو نظام بنایا تھا، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے بعینہٖ اُسی طرح قائم رکھا۔ اِس کی ایک خوب صورت مثال باغِ فَدَک ہے۔ خیبر کے علاقے فَدَک میں موجود یہ باغ مالِ فَے (کفار سے طاقت کا استعمال کیے بغیر حاصل ہونے والا مال) تھا۔ سیدِ عالم ﷺ ریاستِ اسلامیہ کے سربراہ کے طور پر اُسے حکمت و ضرورت کے مطابق استعمال فرماتے تھے۔ وصالِ نبوی کے بعد خاتونِ جنت سیدتنا فاطمہ زَہراء سلام اللہ علیہا نے خلیفۂ مکرم سے اُس کا مطالبہ کیا تو آپ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مبارک سنایا: لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ ۔ یعنی ”ہم (انبیا) کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم نے جو کچھ مال وغیرہ چھوڑا وہ صدقہ ہے۔“ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا: وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ۔ یعنی قسم بخدا! مَیں بطورِ خلیفہ صدقات وغیرہ کو بعینہٖ اُسی طرح خرچ کیا کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ خرچ فرماتے تھے۔ یہ بھی فرمایا: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي ۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کرنا اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے زیادہ پسند ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث:3712)

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا بطورِ خلیفہ نبیِ کریم ﷺ کی اطاعت کرنا فقط حکمرانوں کے لیے ہی نہیں، عوام کے لیے بھی مشعلِ راہ ہے۔

عزّ و نازِ خلافتِ راشدہ

خلیفۃ الرسول سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دورِ خلافت انتہائی مختصر ہے، آپ رضی اللہ عنہ تقریباً دو سال اور تین ماہ مسندِ خلافت کی زینت رہے، مگر اِس قلیل عرصے میں آپ نے اتنے بڑے کارنامے سر انجام دیے اور اسلام کی اِس قدر خدمت کی کہ اُمّتِ مسلمہ قیامت تک آپ کے دورِ خلافت کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتی۔

آپ کے کارہائے نمایاں میں سے چند یہ ہیں:

- خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا وصالِ اقدس ہوتے ہی کئی نَو مُسلِم قبیلے اِس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے تھے کہ معاذ اللہ! اب اسلام کی شان و شوکت ختم ہو گئی ہے۔ چنانچہ اُنھوں نے اسلام کو چھوڑ دیا، یعنی مُرتَدّ ہو گئے۔ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآنی حکم کے مطابق اُن سے جہاد کیا اور مشکل ترین حالات کے باوُجود ایسی استقامت کا مظاہرہ کیا کہ ایک ہی وقت میں گیارہ لشکر مختلف مقامات کی طرف روانہ فرمائے، حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اِس فتنے کا خاتمہ ہوا اور تمام قبائل دوبارہ اسلام کے تابع ہو گئے۔
- وصالِ نبوی کے بعد کچھ قبائل نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا... اگرچہ یہ بات بظاہر چھوٹی تھی، مگر صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ فتنوں کا مکمل صفایا ضروری ہے؛ تاکہ بعد میں کوئی شخص اسلام کے کسی بھی حکم کا انکار کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ چنانچہ آپ نے منکرینِ زکوٰۃ سے جہاد فرمایا اور اُنہیں اسلامی نظام کے مطابق زکوٰۃ ادا کرنے کا پابند بنایا۔
- دَورِ صدیقی میں ختمِ نُبوت کا انکار کرنے والوں کی طاقت بھی بڑھنے لگی، حتّٰی کہ مُسَیلمہ نامی دجّال نے چالیس ہزار افراد پر مشتمل لشکر تیار کر لیا، خلیفۂ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِس میدان کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔ آپ نے تاج دارِ ختمِ نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا تحفُّظ کرتے ہوئے مسیلمہ سمیت تمام دجّالوں کے خلاف جہاد کیا، حتّٰی کہ نُصرتِ الٰہی سے منکرینِ ختمِ نبوّت کا خاتمہ ہو گیا۔
- سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنِ مجید کی مکمل ترتیب بتا دی تھی، اُسی کے مطابق سینکڑوں صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے حفظ بھی کر رکھا تھا، مگر دورِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پورا قرآنِ کریم ایک جگہ جمع نہیں تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بھی سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی کہ قرآنِ مجید کو ایک مُصْحَف میں جمع کرنے کا سہرا آپ رضی اللہ عنہ ہی کے سر سجا ہے۔
- مختلف ریاستوں کی فُتوحات اور عالَمی طاقتوں کو شکست دینے کے حوالے سے سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے، جو کہ بالکل بجا ہے... مگر اِس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اِن عظیم الشان فتوحات کے پیچھے یارِ غار و مزار رضی اللہ عنہ کی حکمتِ عملی کا بہت بڑا کردار ہے؛ کیونکہ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے دَور میں تمام فتنوں کا خاتمہ کر کے نہ صرف فاروقی فتوحات کے لیے راستہ ہموار کیا، بلکہ آپ نے کئی علاقوں کو فتح کرنے کے لیے لشکر بھی روانہ فرمائے، بلکہ فتوحات کا آغاز بھی کر دیا تھا۔
- خلیفۂ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بڑا کارنامہ اور اُمّت پر احسانِ عظیم یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنے بعد منصبِ خلافت کو سنبھالنے کے لیے سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب فرمایا۔

حرفِ آخر: تاج دارِ صداقت رضی اللہ عنہ بحیثیتِ زینتِ خلافت

اللہ تعالیٰ نے ازل میں ہی اپنے محبوبِ کریم ﷺ کے سرِ انور پر ختمِ نبوّت کا تاج سجا دیا تھا کہ آپ کے بعد دُنیا میں کوئی نیا نبی نہیں بھیجا جائے گا۔ اِس کے ساتھ یہ بھی طے فرما دیا تھا کہ خاتم النبیین ﷺ کا دین قیامت تک باقی رہے گا اور آپ ہی کے ذریعے ہدایت کا نور تقسیم ہوتا رہے گا۔

چنانچہ وصالِ نبوی کے بعد دین کا جھنڈا بلند رکھنے کے لیے ربِّ کریم نے یہ انتظام فرمایا کہ آپ ﷺ کا جانشین و خلیفہ بننے کے لیے ایسے افراد منتخب کیے جو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے بعد تمام انسانوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ، انتہائی جاں نثار اور حد درجہ باصلاحیت تھے۔ خالقِ کریم نے اِن حضرات کو رسولِ کریم ﷺ کے فیضانِ عالی سے اخص الخاص حصہ عطا فرمایا۔ پھر دُنیا نے دیکھا کہ خلفائے راشدین کے ذریعے اسلام کو وہ عُروج ملا اور مسلمانوں کو ایسی عزت نصیب ہوئی کہ تاریخِ انسانیت اُس کی مثال ڈھونڈنے سے عاجز ہے، تاہم انبیائے کرام علیہم السلام سے غیر انبیا کا کوئی تقابل نہیں۔

خلفائے راشدین میں پہلا نمبر یارِ غار و مزار سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ آپ کا وصالِ پُر انوار 22 جُمادَی الاُخریٰ، 13ھ کو ہوا، اِسی مناسبت سے آج کے خطبہ میں آپ کی شانِ خلافت سے متعلق کچھ باتوں کا تذکرہ کیا گیا۔ چند اہم نکات یہ ہیں:

- ”خِلافت“ کا معنیٰ ہے: نیابت / جانشینی اور ”راشدہ“ کا مفہوم ہے: رُشد و ہدایت والی۔ ”خِلافت علیٰ مِنْہاجِ النُّبوّۃ“ کا مطلب ہے: نبیِ کریم ﷺ کے طریقے اور نظام کے عین مطابق جانشینی۔
- رسول اللہ کے ظاہری طور پر پردہ فرمانے کے بعد چاروں خلفا حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مسندِ خلافت کا حق ادا کیا؛ اِسی لیے اُن کی جانشینی کو خلافتِ راشدہ یا خلافت علیٰ منہاجِ النبوّہ کہا جاتا ہے اور یہ حضرات خلفائے راشدین کہلاتے ہیں۔ اِنھوں نے ریاست کے تمام ظاہری معاملات کو بھی جانِ عالَم ﷺ کے عطا کردہ نظام کے عین مطابق چلایا اور آپ ﷺ کا رُوحانی فیض بھی جھولیاں بھر بھر کے عطا کیا۔ اِن کی بیعت حقیقت میں رسول اللہ ﷺ کی بیعت تھی۔
- قرآنِ کریم کی متعدّد آیاتِ کریمہ اور سرورِ عالَم ﷺ کے کئی ارشاداتِ مقدّسہ میں یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ وِصالِ نبوی کے بعد پہلے جانشین و خلیفہ سیدنا ابو بکر صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے، پھر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اجماع و اتفاق سے آپ کو خلیفہ منتخب کیا۔ اب بھی اگر کوئی بدنصیب آپ کو سچا خلیفہ نہ مانے تو وہ اِن تمام آیات و احادیث اور اجماعِ صحابہ کا منکر قرار پاتا ہے۔
- خلیفۂ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَورِ خلافت کا سب سے بڑا حُسن یہ ہے کہ آپ نے رسولِ کریم ﷺ کے ہر حکم کو پورا کیا اور بیت المال سمیت ریاست کا تمام تر نظام اُسی طرح چلایا جس طرح سرورِ عالَم ﷺ چلاتے تھے۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور میں ایسے مشکل حالات تھے کہ بلا مبالغہ اگر وہ صورتِ حال پہاڑ کو پیش آتی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا....

تاہم رحمتِ اِلٰہی اور فیضانِ نبوی سے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسی استقامت کا مظاہرہ کیا کہ فقط اڑھائی سال کے مختصر وقت میں تمام فتنوں کا بھی صفایا کر دیا... اور عالَمی طاقتوں کو زیر کرنے کے لیے فتوحات کا سلسلہ بھی شروع فرما دیا۔

حضرت ابو رجاء عمران عُطارِدی علیہ الرحمہ نے کہا: مَیں مدینہ منوّرہ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ لوگ جمع ہیں اور اُن میں ایک شخص دوسرے کے سر کا بوسہ لے کر کہہ رہا ہے: إِنَّا فِدَاؤُكَ! لَوْلَا أَنْتَ هَلَكْنَا۔ ہم آپ پر قربان! اگر آپ نہ ہوتے تو ہم تباہ ہو جاتے۔

عمران کہتے ہیں: مَیں نے کسی سے پوچھا: مَنِ الْمُقَبِّلُ وَمَنِ الْمُقَبَّلُ؟ یہ سر چومنے والا کون ہے اور دوسرے بزرگ کون ہیں؟ بتایا گیا: ذَاكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ رَأْسَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قِتَالِ أَهْلِ الرِّدَّةِ الَّذِينَ مَنَعُوا الزَّكَاةَ۔ بوسہ لینے والے سیدنا عمر فاروقِ اعظم ہیں اور جن کا سر چوم رہے ہیں وہ سیدنا ابو بکر صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں، یہ اُنھیں خَراجِ تحسین پیش کر رہے ہیں کہ اُنھوں نے زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں (مرتد ہو جانے والوں اور ختمِ نبوت پر ڈاکا ڈالنے والوں) سے جہاد کیا (اور دیگر محاذوں پر کامل استقامت کا مظاہرہ کیا، حتّٰی کہ آج تمام فتنے اپنی موت مَر چکے ہیں)۔

(الرخصة فی تقبیل الید لابن المقری، ص:94، رقم:29۔ تاریخ مدینة دمشق، ج:43، ص:502۔ صفة الصفوة:95/1)

آپ کے عظیم الشان کارناموں کی بنیاد پر یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ منصبِ خلافت کو آپ پر ناز ہے۔ اِسی طرف اشارہ کرتے ہوئے امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت محدثِ بریلی علیہ الرحمہ نے فرمایا:

سایۂ مُصطَفٰی مایۂ اِصطَفٰی
عِزّو نازِ خِلافت پہ لاکھوں سلام

شرعی مسئلہ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کا ایک معنی ہے: آپ پر سلامتی ہو۔ یہ ملاقات کے آداب سے بھی ہے اور بہترین دُعا بھی ہے۔ دوسری طرف شرعی اُصول ہے کہ غیر مسلِم کو مغفرت اور سلامتی وغیرہ کی دُعا دینا جائز نہیں؛ کیونکہ وہ جب تک کفر پر قائم ہے تب تک اللہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ ہے۔

اِس سے معلوم ہوا کہ سلام فقط مسلمان کو ہی کہا جا سکتا ہے، غیر مسلم کو نہیں۔ کفار کو اُن کے اپنے ایجاد کردہ الفاظ کہے جائیں، جیسے صبح بخیر (Good Morning) اور ہیلو (Hello)۔

یاد رہے کہ اگر کسی جگہ مسلمان اور غیر مسلم دونوں موجود ہوں تو فقط مسلمان کی نیت سے سلام کہا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ یارِ غار و مزار سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طفیل ہماری مغفرت فرمائے! آپ کی شانِ خلافت کے صدقے میں اُمّتِ مسلمہ کو پھر سے عروج عطا فرمائے اور ہمیں بھی خدمتِ دین کی سعادت سے نوازے!

قادرِ مطلق اہلِ غـــزہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے، امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ کے شر سے اُمّت کو محفوظ رکھے! اور اسرائیل کو تمام اتحادیوں سمیت نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو ہر قسم کی اندرونی و بیرونی سازشوں سے محفوظ رکھے، ملک کی تمام سرحدات کی حفاظت فرمائے! اِسے امن و سلامتی کا گہوارہ بنائے! اور تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ کر دے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم ﷺ!